﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ﴾

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنَارَ بِالصَّلَاةِ قُلُوبَ الْعَابِدِينَ، وَجَعَلَهَا سَبِيلَ فَلَاحِ الْمُؤْمِنِينَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ﴾.

عزیزانِ گرامی، اَصحابِ اِیمان! ہمارا آج کا خُطبہ ایک ایسی عظیم عبادت کے بارے میں ہے جو تمام عبادات کی معراج ہے، جو تمام اِطاعاتِ ربّانی کی سردار ہے، جو قُربِ اِلٰہی پیدا کرنے کے تمام طریقوں کا خلاصہ و نچوڑ ہے، اور بلاشبہ وہ نماز ہے، جو ایک عظیم فریضہ ہے، جسکا ذکر قرآن مجید میں ستر مقامات پہ آیا ہے، جسکی اَدائیگی کے لیے رَبِّ رحمان نے یہ واضح حکم فرمایا ہے: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾، "اور نماز قائم کرو".

تمام اَنبیاء کرام علیہم السلام نے پابندی سے جسکی اَدائیگی فرمائی، اور رب تعالیٰ کے حضور کمالِ عَجز و اِنکساری سے دعا فرمائی کہ وہ انکی اولادوں کو بھی نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے، چنانچہ یہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جو اپنے رب سے

مناجات فرمارہے ہیں: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي﴾، "اے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے"، اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ﴾، "اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دیا کرتے تھے"۔

اور یقیناً آپ نے جنابِ لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کو کی گئی عظیم وصیت بھی سماعت کی ہوگی، جنہوں نے فرمایا تھا: ﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ﴾، "بیٹا نماز قائم کرو"، اور یہ اَمرِ الٰہی و ارشادِ رَبّانی بھی ملاحظہ فرمائیے جو سات آسمانوں کے اوپر سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾، "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو"، چنانچہ آپ علیہ السلام نے اس حُکمِ الٰہی کی تعمیل فرمائی اور پوری حیاتِ مبارکہ میں اس پر کاربند رہے، یہاں تک آخری لمحاتِ زندگی میں جب آپکی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرنے کو تھی تب بھی زبانِ مبارک سے یہی آخری وصیت بار بار ارشاد فرماتے رہے: «الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ»، "نماز کا خیال رکھنا، نماز کا خیال رکھنا"۔

تو میرے بھائیو، ذرا سوچیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام، اور حُکَماء کی اپنی اولادوں کو کی گئی وصیتوں میں نماز سے بڑھ کر بھی کوئی عظیم وصیت ہوگی؟ اور اے جنابِ والد! آپکی اِس سے بڑھ کر کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ آپ دیکھیں کہ آپکا لختِ جگر رب تعالیٰ کے حُضور نماز ادا کر رہا ہے، قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے، عاجزی و انکساری سے اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے، سجدہ و رکوع کر رہا ہے، اندازہ کیجیے! یہ منظر کتنا آپکی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہے، آپکے دل و جان کو کتنا خوش کرنے والا ہے، تو کیا یہ منظر بہتر ہے یا پھر یہ کہ آپ اپنے بچوں کو نماز کی اَدائیگی سے غافل اور اُسکے حق میں کوتاہ اور لا پرواہ دیکھیں؟ ﴿هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا﴾؟ "کیا دونوں کی حالت برابر ہے"؟

تو اے عِبادِ رحمن! اپنے بچوں کے دلوں میں نماز کی محبت راسخ کریں؛ تاکہ وہ جب نماز پڑھیں تو رب تعالیٰ کے رُوبرُو کھڑے ہونے کی لذت محسوس کریں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک میں غور و فکر کریں: «وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ». "اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے".

تاکہ اُن میں اس بات کا شعور و ادراک پیدا ہو کہ نماز محض جسمانی حرکات کا نام نہیں ہے، اور نہ ہی یہ کوئی بوجھ ہے جسے وہ اپنے کندھوں سے اُتار پھینکیں، بلکہ یہ رب تعالیٰ سے اُنکے تعلق کی مضبوط رَسّی ہے، اُنکے دلوں کے اطمینان کی عظیم راہ ہے، اُنکے جسم و جان کے چین و سکون کا ذریعہ ہے، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نہیں سنا جو آپ علیہ السلام نے اپنے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: «يَا بِلَالُ، أَقِمِ الصَّلَاةَ، أَرِحْنَا بِهَا»، "اے بلال نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں اس سے آرام و سکون پہنچاؤ".

میرے بھائیو، نماز صرف روح کے سکون کا ہی نام نہیں بلکہ یہ ہمارے بچوں میں صفائی سُتھرائی، یکسُوئی اور دلجمعی کی صفات پیدا کرتی ہے، اُن میں مسجد کے ساتھ قلبی لَگاؤ اور مُساوات پسندی کو فروغ دیتی ہے، اَعمال کے اَچھے و بُرے اَنجام میں غور و فکر کی صلاحیت پیدا کرتی ہے، اسی طرح نماز ہمارے بچوں میں چُستی، نظم و ضبط، سلیقہ مندی اور اِحساسِ ذمہ داری کی روح بیدار کرتی ہے، اُنکے اندر استقامت و سنجیدگی کے جذبات اُبھارتی ہے، اُنہیں سُستی و غفلت، کاہلی و لاپرواہی سے دُور رکھتی ہے، اور یہ تبھی ممکن

ہوتا ہے جب وہ نماز باقاعدگی سے اُسکے وقت میں ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾، "بے شک نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے".

تو میرے بھائیو! جب ہمارے بچوں کا نماز سے قلبی تعلق پیدا ہوجاتا ہے، اُنکی رُوح تک نماز کی محبت سِرایت کرجاتی ہے، تو نماز اُنکے لیے زندگی کی شَہ رَگ بَن جاتی ہے، پھر وہ اپنے معمولاتِ زندگی نمازوں کے اوقات کے حساب سے مرتب کرتے ہیں، نماز کی ادائیگی میں ٹال مٹول یا تاخیر سے کام نہیں لیتے، جسکا اَثر اُنکے اَخلاق وعادات اور معاشرتی زندگی پر پڑتا ہے،

کیونکہ نماز میں حاضر ہونا اُنکو خیر کے کاموں میں متحد ہونے کی تعلیم دیتا ہے، فلاحی کاموں میں ایک دوسرے کے تعاون کی ترغیب دیتا ہے، اور اُنکے درمیان محبت و الفت کے روابط پیدا کرتا ہے، یہاں تک کہ نماز اُنکی ہر کامیابی کی کُنجی بن جاتی ہے، چنانچہ جب مؤذن یہ صدا لگاتا ہے: حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ؛ تو وہ اُسکی صدا پر لبیک کہتے ہیں، رب

تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾، "سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو".

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان!** نماز طلبہ کے نُفُوس میں اَعلیٰ اَقدار و بلند اَخلاق پیدا کرتی ہے، نماز کی اَدائیگی سے اُن میں چُستی و توانائی اَز سَرِنَو بَحال ہو جاتی ہے، اُنکے ذہن فکر و تدبُّر کرنے کے عادی بنتے ہیں، اُنکے نُفُوس سُکون و اطمینان سے مالا مال ہوتے ہیں، اور اللہ تعالی اُنہیں علم، کامیابی، توفیق اور کامرانی سے سرفراز فرماتا ہے، رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾، "بے شک ایمان والے کامیاب ہوگئے، جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں".

اسی لیے وزارتِ تعلیم نے ہمارے بچوں کے دلوں میں نماز کی اہمیت و عظمت اُجاگر اور اُسے راسخ کرنے کے لیے خصوصی توجہ دی ہے، اور اسکولوں کی مساجد میں نمازِ ظہر کے لیے وقت مُختص کیا ہے،

لہذا اے اساتذہ کرام! طلبہ کو اس عظیم قومی اِقدام سے بھرپور استفادہ کرنے کی ترغیب دیجیے، اُنہیں سِکھائیے کہ وہ اَچھے طریقے سے وضو کریں، اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کریں، اور ہر حال میں نماز کی پابندی کریں، یہ ان کے لیے دنیا و آخرت

دونوں میں بہتر اور باعث خیر ہے، حضرت عمر بن خطاب رضِی اللہ عنہ کا قول ہے: "إِنَّ أَهَمَّ أَمْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا، حَفِظَ دِينَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا، فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ". "تمھارے کاموں میں سب اہم اور ضروری کام میرے نزدیک نماز ہے، جس نے اُسکی حفاظت کی اور اُس پر مُداومت اختیار کی تو اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا، اور جس نے اُسے ضائع کر دیا، تو وہ اُس کے علاوہ دیگر چیزوں کو بطریق اولیٰ ضائع کرے گا".

لہذا طلبہ کو نماز کے مقاصد اور اُسکی عظمت کے بارے میں آگاہی دیجیے، اُس کے فوائد اور اَحکام سِکھائیے، اُنہیں ترغیب دیجیے کہ وہ اپنے لیے، اپنے اہل و عیال کے لیے، اپنے وطن اور اپنی قیادت کے لیے خُوب دعاء کیا کریں.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ زِدْ أَوْلَادَنَا حِفْظًا وَهِدَايَةً، وَتَوْفِيقًا وَرِعَايَةً، وَاجْعَلْنَا اللَّهُمَّ بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَعَلَى صَلَوَاتِنَا مُحَافِظِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ راشد بن سعيد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلاَ تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.